بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

دیوان لطافت و سراپای سرو انبیا

مع

معراج نامه منظوم

مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مطبوع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب دواوین و کلیات و مثنویات وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب دواوین اردو

دیوان رند - مسمے بہ گلدستۂ عشق کلام نواب سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش -

دیوان فدا - از موج خیزی طبع وقاد مولوی فدا حسین وکیل عدالت دیوانی -

دیوان غافل - کلام سخنور ہمپایۂ آتش و ناسخ منور خان غافل -

دیوان ذوق - از نتیجۂ فکر سخنگو عالی خیال سید ابراہیم علی ذوق -

دیوان بہار عرب - در محامد خاتم الرسالت مولفہ حاجی محمد نظیر مصطفےٰ آبادی -

دیوان ہنجار - سالک عمدہ کلام از مرزا قربان علی بیگ سالک -

دیوان نیاز - از روشنی صافی طبع نازک پسند شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز -

دیوان امیر - مسمے بمرآۃ الغیب از امیر احمد امیر تخلص

دیوان غالب دہلوی - کئی مرتبہ یہ دیوان مختلف مقامات مین چھپا اور بڑی خواہش سے بکا اور ہنوز خواہش خریداران اسی طرح ہی کیون نہو بڑے عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہی جنکا مثل و نظیر ہندوستان مین نہین ہی مطبوعہ مطبع نظامی سے نقل ہوکر طبع ہوا -

دیوان نشاط الاحباب - مصنفہ ابو ہرگوبند سہائے

دیوان جرار - مصنفہ مرزا حسین بیگ تخلص جرار -

دیوان امیر - خرد طبعزاد سید امیر الدین امیر -

دیوان قلق - مسمے بمظہر عشق کلام استاد کامل نواب آفتاب الدولہ خواجہ اسد تخلص قلق -

دیوان واسطی - نادر کلام مولوی سید فضل رسول خان تعلقدار سندیلہ -

دیوان عاشق - کلام لطیفہ پنڈت کنہیا لال تخلص عاشق

دیوان خواجہ میر درد - شاعر صاحب باطن -

دیوان بحر اسرار حقیقت - در نعت سید مجتبےٰ مصنفہ قاضی علی احمد تخلص صل علی -

دیوان ہشیار - مصنفہ کیول رام

دیوان صبا - مسمے بنتیجۂ آزر و از میر وزیر علی صبا

دیوان ضامن - از سید ضامن علی شاہ -

دیوان نواب علاء الدولہ - سید محی الدین خان بہادر تخلص بقر عرف نواب بڈھن صاحب -

شایستہ پاسخ - بمقابلہ غزلیات ناسخ از منشی ہرچند راے -

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

دیوان لطف و سراپای سرور انبیا

مع

معراج نامه منظوم

مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مطبوع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد پروردگار و نعت سید ابرار خاتم المرسلین حبیب رب العالمین احمد مجتبی
محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ہر متمسک بدامن الراجین
کہ یہ بندۂ گنہگار امیدوار مغفرت ایزد غفار حاجی محمد قمر الدین ولد
نظام الدین ابن عظیم الدین اذاقہا اللہ حلاوۃ کمال الایمان قوم
کمبوہ سکن و مولد شہر بانس بریلی مرید حضرت سبحان شاہ صاحب
زید اللہ عرفانہ قادریہ و نقشبندیہ و مولانہ شاہ عبد الغنی صاحب و عبد الرشید صاحب
نقشبندیہ کا ہی اور گیارہ برس سے بوجہ نسبت فرزندی بخاندان نواب
مبارک علیخان صاحب میرٹھ مین رہتا ہی اس عاجز نے حسب اجازت مولوی
حافظ محمد لطف علیخان صاحب لطف بریلوی مطبع آئینہ اسکندریہ مین چھپوا سو چھیس

قریب یلملم جہان سے حجاج احرام باندھتے ہین پہونچے والد نحیف نے
۱۰ ذی الحجہ کو لبیک کہی اُنکے تیسرے روز جدہ شریف مین پہونچکر وہان
کی زیارت سے فیضیاب ہوا وہان سے دوسرے روز
مکہ معظمہ مین پہونچکر ارکان طواف بیت اللہ شریف وصفا و مروہ
کرکے نوین ذی الحجہ کو حج کرنے گیا ایک نسخہ دیوان لطف کا
داخلی بیت اللہ شریف مین کراکے اور ایک جلد کتب خانہ مین
بھی دیوان لطف کی رکھکر مدینہ شریف کو روانہ ہوا بارہ روز مین
بزیارت روضہ منورہ آنحضرت کے مشرف ہوا ایک دیوان لطف کا
کتب خانہ اور ایک جلد کو داخلی کراکے ہمراہ لایا یہ دیوان لطف مطبوع
عام ومقبول انام ہوا بعد عشرۂ محرم کے دیگر زیارات سے مشرف ہوکر
گوجی چاہتا تھا مگر جانب وطن کے روانہ ہوا اور جناب تحصیلدار صاحب
بھی مع الخیر اپنے وطن مین پہونچے الحمد للہ علی احسانہ یہ عاصی پرمعاصی
پھر ہند مین گھبرایا اور مدینہ منورہ یاد آیا پھر وہی مناجات ورونہان کی
اسکی تاثیر سے یہ بات ظہور مین آئی کہ شیخ الٰہی بخش صاحب رہنے والے کنپ
میرٹھ کے ساتھ والد نے عزم بیت اللہ کیا اور اس بے بضاعت کو اپنے
ہمراہ لیا چنانچہ بعنایت ایزدی فائز المرام ہوا اب پھر وہی اشتیاق ہے جمیع مسلمین
میرے حق مین دعا فرماین کہ میرے مقاصد دلی بر آئین خداوند کریم سب

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

کروں کرور معطر بدن بمشک وگلاب
بساؤں لاکھ طرح پیرہن بمشک وگلاب
عزائے سوکروں وقت سخن بمشک وگلاب
ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

ازل میں جوش پر آیا جو دریائے کرم اپنا
سر اٹھا کر رکھا تاج عالم کی شفاعت کا
ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا
ہر اک ذرہ ہوا بیناب کسریٰ کی عمارت کا
ہوا جلوہ جو عالمگیر نور روے حضرت کا
منور ہو گیا عالم نشان بیمایۂ ظلمت کا
شہنشاہی ہوا عہدہ حق تعالیٰ کی رسالت کا
دو عالم میں چلن ہو سکۂ مہر نبوت کا
محمد انجمن آرا ہوا ایوان رسالت کا
چراغ طور اک جلوہ ہوا اسکی شمع خلوت کا

عاشق ہون دل سے اُس شہ عالی وقار کا
اے لطف جو حبیب ہی پروردگار کا

روز ازل سے لکھ گیا تقدیر مین مری
مداح ہوگا شافع روز شمار کا

اوصاف لکھے آپ نے اصحاب پاک کے
ان روزون یہ ارادہ ہی اس خاکسار کا

ایک ایک دوست اُس شہ والا کا ہی امین
سردار و پیشوا ہی ہر اک دیندار کا

افضل ہر اک بشر سے ہی بیشک نبی کے بعد
اول خلیفہ نائب پروردگار کا

بوبکر اسم پاک ہی صدیق ہی خطاب
ہی رشتہ دار سید والاتبار کا

تصدیق جسکو چاہیے میرے کلام کی
قرآن مین وصف دیکھ لے اُس غمگسار کا

جو کچھ دیا خدا نے وہ للہ دے دیا
اب حوصلہ نہ دل ہو کسی مالدار کا

عشق رسول پاک مین خرمک لٹا دیا
مشہور ہی یہ قصہ اُسی جان نثار کا

راضی خدا ہی اُس سے وہ راضی خدا سے ہی
دشمن عدو کا دوست ہی وہ دوستدار کا

اور دوسرا وزیر شہ عرش بارگاہ
مشہور خلق خلق ہی جس نامدار کا

حضرت عمر جناب کا اسم شریف ہی
عالم مین دوسرا نہین اس اختیار کا

اکثر انھین کی رائے پہ نازل وحی ہوئی
یہ آپہ اعتبار تھا پروردگار کا

عالم کو تم نے ظلم کی ظلمت سے دی نجات
حامی رہا مدام ہر اک دیندار کا

شیطان اُسکے سایہ سے بھاگا ہزار کوس
یہ خوف تھا یہ رعب تھا اُس جان نثار کا

عثمان سیوا جامع قرآن خطاب ہی
عاشق ہی وہ نبی کے ہر اک رشتہ دار کا

دوسرا وزیر رسول خدا کا ہی
اور بھی غنی خطاب ہی اُس مالدار کا

غزل دیگر

اگر کچھ وصف لکھون قدر رعنائے پیمبر کا
قلم کو سربلندی مین ملے رتبہ صنوبر کا

نہ مجکو فکر دنیا ہی نہ اندیشہ ہی محشر کا
وسیلہ ہی دو عالم کے لیے کافی پیمبر کا

ہوا ہی عشق دل کو خال رخسار پیمبر کا
ستارہ اوج پر ہی اندنون اپنے مقدر کا

بھرا ہی نور سینہ مین یہ کس روے منور کا
کہ داغ دل مین عالم ہو گیا خورشید محشر کا

ہوا ہون جب سے شیدا قد رعنائے پیمبر کا
لگا ہی شاخ طوبی مین قلم دل کے صنوبر کا

ہزارون نور کے شعلے نکل کر اوڑ گئے منھ سے
لیا ہی نام جب اس آفتاب ذرہ پرور کا

وہ جلوہ ذرۂ راہ نبی کو حق نے بخشا ہی
کہ دھوکا آنپہ ہو جاتا ہی مہر و ماہ و اختر کا

دُر دندان محبوب خدا کا وصف کر لکھون
تو اک اک نقطہ مین ہر شعر کے عالم ہو گوہر کا

کیا اللہ اکبر وان حبیب خالق اکبر
کہ جبریل امین کو خوف ہی جس جا پہ پیمبر کا

ملون ای شوق دل کیا کیا نہ آنکھین اسکے قدمون سے
کوئی زائر جو مل جاوے رسول پاک کے در کا

کھلے گی فصد میری خار صحراے مدینہ سے
خیال خام دل سے دور کر فصاد نشتر کا

نبی کی زلف و عارض کا مجھے دھوون ملے یارب
نہین خواہان ہی دل میرا گلاب و عطر و عنبر کا

قیامت یاد قامت مین تری فریاد کرتا ہون
کہ ہمسایون کو ہو جاتا ہی دھوکا شور محشر کا

وہ ہون تشنہ دہن دیدار پاک مصطفے کا مین
لگاؤن منھ سے جنت مین نہ ساغر حوض کوثر کا

یہان تک سر کو رگڑون گر خدا پہونچائے اس در تک
کہ ہو سر مین نشان پتھر کا اور پتھر مین ہو سر کا

مدینہ تک نسیم صبح گر پہونچے تو یہ کہنا
بلا لو لطف کو پاس اپنے صدقہ آل اطہر کا

دیوان لطف ۶

بھروسا ہی شفاعت پہ ہمارا
ولا ہی قصر جنت گھر ہمارا

اگر حضرت کی امت مین نہ ہوتے
نہ ہوتا خاتمہ بہتر ہمارا

ہماری ہوگی بخشش سب کے پہلے
نبی ہی شافع محشر ہمارا

ہر اک امت کریگی یہ تمنا
انھین کے ساتھ ہو محشر ہمارا

کیا بندہ حبیب اپنے کا ہمکو
خدا ہی مہربان ہمپر ہمارا

ہوائے شوق سے اڑ جائے بازو
مدینہ کو تن لاغر ہمارا

ہمارے واسطے ہی آب کوثر
نبی ہی مالک کوثر ہمارا

خدا وہ دن دکھائے ابتو اے لطف
نبی کا آستان ہو سر ہمارا

ہون مین بلبل باغ وصف احمد مختار کا
سو زبان رکھتا ہی ہر پیارے گلزار کا

عشق ہی جسکو جناب سید ابرار کا
لطف حاصل ہوگا اسکو لطف کے اشعار کا

وصف جب گلزار مین چشم مبارک کا کیا
خواب آنکھون سے اڑایا نرگس بیمار کا

وسوسے شیطان کے بے شیشہ ہون دم مین فنا
وصف حضرت کے لکھون گر ابر دخسار کا

دفتر کونین سے ہوگا وابستہ مین فزون
حل نہو گر جز بھی نعت احمد مختار کا

اک جہان ہیں بادشاہ دو جہان کا ہی غلام
مجکو بھی کر دے گدا یا رب اسی سرکار کا

قبلہ حاجات دو عالم ہی تیری ذات پاک
کعبہ مقصود ہی تو زاہد و دیندار کا

عاصیونکو کیون نہ آمرزش کی ہو تجھسے امید
جانتے ہین سب تجھے محبوب ہی غفار کا

تصور رونے مین تھا کعبۂ ابروے پرخم کا
بنا تھا اشک کا ہر قطرہ قطرہ آب زمزم کا

یہ کسکے قد بالا کے الم مین جان دی مین نے
کہ پہونچا عالم بالا تلک غل میرے ماتم کا

نبی کے حکم سے کیا مال و زر سے نقد جان دیدان
وہ قارون تھا بنا جو بندۂ بے دام و درہم کا

ہر اک مضمون عالی عالم بالا سے لاتے ہین
عمل ہے شاعرون کے پاس بیشک اسم اعظم کا

لیے پھرتے ہین دل یان مشتری بیعانہ کی خاطر
فزون ہے مصر سے بازار خوبی آپکا چمکا

توسل گر نہوتا اے شفیع المذنبین تیرا
گنہ بخشا نہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا

خیال کعبۂ ابروے حضرت ہے دم مردن
عوض کوثر کے اے حور و پلاؤ آب زمزم کا

ہوئی اے لطف رویت عالم رویا مین حضرت کی
ہوا بیدار بخت خفتہ کوکب بخت کا چمکا

ہوا ہے عشق دل کو خال روے قطب عالم کا
ہوا طالع مرا طالع ستارہ بخت کا چمکا

مجھے ہول قیامت سے عبث واعظ نہ تو چمکا
خبر ہے بیخبر بردہ ہون کسکا غوث اعظم کا

بہشتی ہین وہ انسان آپ سے جنکو عقیدت ہے
نڈر ہین وہ نہین ڈر ہے انھین نار جہنم کا

ہر اک مشکل ہوئی آسان ہوا حل عقدۂ لاحل
کیا ہے ورد جسنے آپکے اسم معظم کا

بدولت خود بدولت کے ہین مالا مال دولت سے
مریدون مین نہین محتاج کوئی دام و درہم کا

قدم اسکا نہ کیون گردن پہ اپنی ہر ولی رکھے
کہ جسکی پشت پر رکھے قدم سردار عالم کا

وہ قابل ہین کہ مرقد مین ملائک کو کیا قائل
فرشتون نے بدولت انکی جانا رتبہ عالم کا

دو عالم مین رہون سب طالبون کا حامی و یاور
یہان آنے سے یہ مطلب تھا اس مطلوب عالم کا

ایضاً

دیوان لطف

وصف محبوب خدا لکھ نہیں سکتا کوئی	لطف منھ بند کرو بہر پیمبر اپنا

ایضاً

سرور عالم کا جسکو عشق حاصل ہوگیا	جیتے جی گلزار جنت میں وہ داخل ہوگیا
جو غم دوری سے پیغمبر کے بسمل ہوگیا	دم نہ گذرا قرب خالق اسکو حاصل ہوگیا
طاق ابروے نبی پر دل جو مائل ہوگیا	طائر قبلہ نما کی طرح بسمل ہوگیا
دل یہ کس خورشید وش کے تل پہ مائل ہوگیا	جو سویدا کو قمر کا نور حاصل ہوگیا
رات وصف جلوۂ حسن نبی سے بزم میں	شعلۂ وادی ایمن شمع محفل ہوگیا
رائگان جائیگی یہ دل سب خدا کی بندگی	گر نبی کی یاد سے اک دم بھی غافل ہوگیا
سن لیا نام محمد جب کسی سے ہمنشین	شوق میں صل علی پڑھنا بھی مشکل ہوگیا
پھونک ہی دیتا جہنم عاصیوں کو یا نبی	بیچ میں دریاے رحمت تیرا حائل ہوگیا
کیوں نہ تیرے عشق سے ہو جوں لتاں صد چاک دل	اک اشارے سے ترے دو ماہ کامل ہوگیا
دیکھتا ہوں روضۂ اقدس کو ہوں ہر چند دور	دور بین چشم تصور سے مرا دل ہوگیا
سرمہ جب سے خاک پاک پے اقدس کا کیا	غیرت خورشید پتلی کا مری تل ہوگیا
فی الحقیقت بس وہی بندہ خدا کا دوست ہے	یا محمد مصطفے جو تم پہ مائل ہوگیا
سر کے بل کعبے سے جب راہ مدینہ میں چلا	شوق سے اک اک قدم اک ایک منزل ہوگیا
قامت موزون حضرت کے لکھے اکثر جو وصف	نغمہ سنج شاخ طوبی طائر دل ہوگیا
اسقدر رویا میں ابروے محمد کر کے یاد	دیکھنا محراب کعبہ سخت مشکل ہوگیا

وصف تیرے آستان کا یا جناب مصطفےٰ
حاملان عرش عظم کا وظیفہ ہو گیا

کفر کی ظلمت سے کیسا خلق مین اندھیر تھا
نور احمد سے یکایک کیا اجالا ہو گیا

جب ہوئے پیدا نبی آئی زمین سے یہ ندا
عرش اعلیٰ سے دوبالا میرا رتبا ہو گیا

وصف کچھ موزون جو ہمنے قد حضرت کا کیا
مصرع برجستہ ہر اک رشک طوبیٰ ہو گیا

پڑھ لیا ہو سو قدم جب روح حضرت پر درود
صاف دن بھر کے گناہون کا ازالہ ہو گیا

جب اشارے سے کیا انگشت کے شق القمر
چاند آ کر ریاض روشن پہ ہالا ہو گیا

آ گیا ورہ جو اس بدر الدجیٰ کے زیر پا
چاند سورج سے دو چندان نور اسکا ہو گیا

اسقدر رویا تری فرقت مین اے ابر کرم
روبرو چشم تر بے آب دریا ہو گیا

دو جہان کی نیک نامی ہو گئی اسکو حصول
جو نبی کے عشق سے دنیا مین رسوا ہو گیا

آپ نے ہجرت جو فرمائی مدینے کی طرف
کیا سیہ پوش آپ کے ماتم مین کعبا ہو گیا

آپ زمزم حاجیون نے لا کے جب مجکو دیا
قطرہ قطرہ آب کوثر کا پیالا ہو گیا

دیکھنا آیا اگر حضرت کی بخشش کا خیال
حشر کا ہنگامہ نظرون مین تماشا ہو گیا

عشق احمد نے لیا ہے جب سے یان آکر مقام
دل کبھی کعبہ کبھی عرش معلا ہو گیا

بارگاہ حق مین بھی جا کر رہے حضرت کے ہوش
وادی ایمن مین یان موسیٰ کو سودا ہو گیا

یکدم غافل نہین یاد رسول پاک سے
دل مرا پابند اب حکم خدا کا ہو گیا

نور حضرت تھا جو ملتے ہین خلیل اللہ کے
ایک دم مین آگ سے موجود لالا ہو گیا

شوق دل یثرب کی جانب کھینچ کر لیجائیگا
طالع واژون مرا جس دن سیدھا ہو گیا

مری گور مین بھی مدد کیجیو — مرے مصطفے یا شفیع الورا
مرا حال تجھکو معلوم ہی — کروں عرض کیا یا شفیع الورا
یہ دل کی تمنا ہی مول مرے — یہ ہی التجا یا شفیع الورا
یہی آرزو ہی یہی ہی ہوس — مدیح خدا یا شفیع الورا
ازل سے مین جسطرح ذوق خوش — تری نعت گایا شفیع الورا
رہے یہ مرا ون یونہین خلد مین — ہمیشہ سدا یا شفیع الورا
خدا خود ہی مداح قرآن مین — ترا جا بجا یا شفیع الورا
بشر کیا فرشتون سے کہی ہے — تمہاری ثنا یا شفیع الورا

بلالے مدینے مین اب لطف کو
خدا رد پھرا یا شفیع الورا

کسکو ہی قرب خدا ایسا سوائے مصطفے — عرش فرش مصطفے تو سین جگ مصطفے
کون فخر المرسلین ہی ماسوائے مصطفے — کون روز حشر شافع ہی ورائے مصطفے
کسکو ہی مہر نبوت ماسوائے مصطفے — کون ہی ختم رسالت ماورائے مصطفے
دسے مجھے وارین مین یارب برائے مصطفے — ذوق عشق مصطفے شوق لقائے مصطفے
ذیل مین عیش جنت فی غم رنج سفر — مصطفے کو چاہتے ہین جملہ ائے مصطفے
عاصیون پر باب رحمت حشر مین کھل جائیگا — وا ہوئے جسدم لب معجز نمائے مصطفے
وہ جہان آب جان ہی حسن جہان پر فدا — تو ہی کل تنہا نہین ہی یون خدا مصطفے

جو سائل ہے شہنشاہ دو عالم آپ کے در کا
وہی کچھ جانتا ہے مرتبہ شاہی گدائی کا

تجھے اے بخت وارون دیکھنا سیدھا بناؤن گا
اور دولت پہ پایا یا جسدم جبہ سائی کا

خدا شاہد ہے وہ بے مثل ہے ساری خدائی مین
اسی کی شان کے شایان لقب ہے مصطفائی کا

نبی کی زلف کی مدحت پڑھینگے پیش خالق ہم
یہی مضمون سوجھا ہے جہنم سے رہائی کا

لکھو اے لطف برگ گل پہ اب اوصاف اس لب کے
اور آئینہ پہ اس روئے مصفا کی صفائی کا

مرتے دم عشق نہفتہ مرا افشا ہوگا
دمبدم نام نبی منہ سے نکلتا ہوگا

جسنے دیکھا تری دیوار کا سایا ہوگا
دھوپ سے بدتر اسے سایہ دھوبی ہوگا

گر مدینے کے سوا مجکو کہین دفنایا
دیکھ لیجیو نہ مرا گور مین لاشا ہوگا

احمد پاک کی باتون مین جو شیرینی ہے
بخدا قند بھی اتنا تو نہ میٹھا ہوگا

سر کے بل کعبہ سے جاتے مدینہ کی طرف
بخت واژون جو ہے را کبھی سیدھا ہوگا

پیرہن پھاڑ کے جنت سے نکل جاؤن گا
یاد جسدم مجھے صحرا سے مدینا ہوگا

حشر کو پیش خدا جب یہ پڑھون گا اشعار
لطف ہر سمت سے غل غل اعلے کا ہوگا

محبت انکی کرو دل مین داستان پیدا
ہوئے ہین ہونے سے پہلے لب جان پیدا

نہوتے آپ ہی جو فخر انس و جان پیدا
نہوتا عرش نہ کرسی نہ لامکان پیدا

ہوئی پسند فصاحت مری جو روز الست
کیا نبی کا مجھے حق نے مدح خوان پیدا

در محبوب کی جاروب کشی لطف کو بخش
اب نہ دنیا مین پھرا تو اسے در در یارب

سر عالم مین تو ہی ایک خدا کا محبوب
کیون نہ ہووے مجھے یکتائی کا دعوا محبوب

دیکھے کس طرح سے انسان ترا سایا محبوب
نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب

تو جو مبعوث خلائق مین نہ ہوتا محبوب
ہوتی مخلوق بھی لاریب نہ پیدا محبوب

اک نظر دیکھے جو کوئی ترا جلوا محبوب
قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب

رشک فردوس برین ہی ترا کوچا محبوب
قد موزون ہی ترا غیرت طوبا محبوب

تو ہی بے سایا ترا قامت رعنا محبوب
ساری مخلوق پہ ہی پر ترا سایا محبوب

نہین رکھتا ہی قدم عرش پہ اپنا محبوب
اسکے دیوانے ہین ہم ہی جو خدا کا محبوب

تیری تصویر تصور سے جو دل مین آئی
دور ہی کچھ نظر آیا مجھے نقشا محبوب

انبیا جتنے ہین سب حق ہین مگر فرق یہ ہی
وہ پیمبر ہین فقط تو ہی خدا کا محبوب

چار سو حضرت عزت مین ہو آمین کی صدا
تو اٹھا دے جو کہین ہاتھ دعا کا محبوب

مرقد پاک کی ہو مجھکو زیارت حاصل
کاش بر آئے مرے دل کی تمنا محبوب

نیکنامی اسے دنیا مین میسر ہوگی
ہی جو دنیا مین ترے عشق سے رسوا محبوب

کاہیکو دشت ضلالت سے نکلنا ہوتا
سیدھا رستہ جو ہمین تو نہ بتاتا محبوب

تیرے رخسار قمر رشک کا جب سے ہی خیال
جون کتان چاک ہی ہر سینہ کا پردا محبوب

حسن یوسف سی خدا نے نہین بخشا تنہا
رکھتا ہی پنجۂ موسیٰ لب عیسیٰ محبوب

بیٹھے جی مچ طرار حرم پاس رہا
کیا عجب مرتے ہی گر لطف کو ملجائے بہشت

دکھائے گر خدا مجکو مکان مولد حضرت
لکھوں اے لطف مذکور زمان مولد حضرت

مجھے بھیجا ہے یاں بہر بیان مولد حضرت
پڑھوں دل سے نہ کیوں وصف زمان مولد حضرت

روایت کرتے ہیں یہ زائران مولد حضرت
نہ دیکھا ور جو دیکھا میان مولد حضرت

نہ ہر مومن کو کیوں اسکی زیارت کی تمنا ہو
زمین پر رشک جنت ہے مکان مولد حضرت

ازل میں جو پسند آئی فصاحت میری خالق کو
کیا مشہور مجکو مدح خوان مولد حضرت

زمین پر مثل انسان عرش والے چلتے پھرتے ہیں
یہ ہے ادنی سا ادنی خوشنما مولد حضرت

یہ ہے ادنی بزرگی ذکر میلاد مبارک کی
ملایک آکے سنتے ہیں بیان مولد حضرت

جو منکر اسکی عظمت کے ہیں شیطان مجسم ہیں
بہشتی ہنستی ہیں دوستان مولد حضرت

زمین و آسمان پر اک مبارکباد کا غل تھا
دو عالم شاد و خرم تھا زمان مولد حضرت

زمین گلشن ایجاد رشک باغ رضوان ہے
یہ سرسبزی تھی یہ خوشبو تھی آن مولد حضرت

ہر اک ذرہ زمین کا روکش خورشید تابان تھا
زمین اس درجہ روشن تھی زمان مولد حضرت

وہاں آدم سے تا عیسیٰ نبی سب رونق افزا تھے
عیان نور خدا یہ تھا میان مولد حضرت

بہت پیغمبروں کی بیبیاں تشریف لائی تھیں
ولادت گاہ حضرت میں زمان مولد حضرت

گذر ابلیس کا اس رہگذر میں غیر ممکن تھا
فرشتے بیعدد تھے پاسبان مولد حضرت

غلامی میں ہر اک غلمان کھڑا تھا با ادب ہر جا
نہ تنہا حوریں حاضر تھیں میان مولد حضرت

ردیف ثاء مثلثہ

دیوان لطف

غزل دیگر

تیغ فراق سے ہی دل افگار الغیاث
کب تک رہون میں صورت بیمار الغیاث

ہجر بتی مین زیست ہی بیکار الغیاث
دل ساغر زسینہ مین ہی خوار الغیاث

کشتی مہین ہی مات جدائی کی کیا کرون
ای تیغ عشق ابرو خمدار الغیاث

ایسا ہوا ہون اب غم ہجر بتی سے زار
تار نفس ہی دل کو گرانبار الغیاث

ہونگے حضور سایہ فگن روز باز پرس
جائیگی عاشقون کی نہ بیکار الغیاث

نالہ اگر کرون غم آل رسول مین
سنکر پکار اٹھے در و دیوار الغیاث

بعد فنا اگر نہ حضوری ہوئی نصیب
کرتار ہونگا پاشہ ابرار الغیاث

دیوسیاہ ملینگے نہ جسکے خوف سے
ہی وہ سیاہ اپنی شب تار الغیاث

سیراب جسکے فیض کرم سے جہان ہی
اسکا ہی لطف تشنہ دیدار الغیاث

ردیف جیم معجمہ

عشق احمد نے بنایا ہی مجھے دیوانہ آج
فرض و واجب ہی ادائے سجدۂ شکرانہ آج

ساقی کوثر پلا دے مجکو وہ پیمانہ آج
نشہ مین جسکے کہون اشعار کچھ مستانہ آج

یسو احمد کا سودائی ہی ہر فرزانہ آج
عقل کل کو کہتا ہی دیوانہ ہر دیوانہ آج

طائران قدس جل جائین عجب کیا تربت سے
شعلۂ رخسار حضرت پر ہون مین پروانہ آج

گر ولا یا چاہتے ہو مجکو تم ای واعظو
بر سر منبر کہو کچھ آپ کا افسانہ آج

اُس شہنشاہ کی اے لطف رعیت ہوں میں
جسکی دربانی کے ہیں لاکھ سکندر محتاج

محبوب خدا عرش پہ پہونچا شب معراج
کیا کھل گیا امت کا نصیبا شب معراج

محبوب نظر آیا جو تنہا شب معراج
پردے سے خدا خود نکل آیا شب معراج

حاصل یہ ہوا آپ کو رتبا شب معراج
اللہ کون آنکھوں سے دیکھا شب معراج

روشن ید بیضائے کف پا شب معراج
کیا روئے نبی کا لکھوں جلوا شب معراج

انسان کی کیا جان فرشتے بھی نہ پہونچے
واں جا کے وہ کدم میں پھر آیا شب معراج

اے لطف جو محبوب نے چاہا وہی پایا
باقی نہ رہی کوئی تمنا شب معراج

پردہ بھی نہ تھا بیچ میں حائل شب معراج
تھا قرب محمد کو یہ حاصل شب معراج

دل طاعت معبود میں شامل شب معراج
لب بخشش امت کے تھے سائل شب معراج

سب رحمت خالق ہوئی نازل شب معراج
امت کو کیا آپ نے شامل شب معراج

بخشش کے وہاں آپ تھے سائل شب معراج
امت تھی یہاں خواب میں غافل شب معراج

جز نور نہ آتا تھا نظر عرش سے تا فرش
خالق سے ہوئے آپ جو واصل شب معراج

اک آن میں جا مسند قوسین پہ بیٹھے
ادنیٰ سی یہ تھی آپ کی منزل شب معراج

موسیٰ نے کہاں وہ جبل طور میں پائی
جو بات ہوئی آپ کو حاصل شب معراج

روزوں کی نمازوں کی عبادت کی خطا کی
امت کی ہر آسان ہوئی مشکل شب معراج

اچھا نہو یارب کبھی بیمار محمد
کم ہو نہ کبھی خواہش دیدار محمد

مومن ہوا جسنے کیا اقرار محمد
کافر ہوا جسنے کیا انکار محمد

رویا کرین گلزار مین شبنم کی روش پھول
اکبار جو دیکھین گل رخسار محمد

انکار وہ کیون لوٹون نہ مین کبک کی صورت
جب دیکھون نہ وہ چاند سے رخسار محمد

عالم سے مین اکدست سروکار نہ رکھون
ہاتھ آئے اگر خدمت سرکار محمد

کیون آنکھین نہ مین بند کرون دید جہان سے
ہو مد نظر اندنون دیدار محمد

مخلوق مین خالق کا بھی اظہار نہوتا
ہوتا نہ اگر خلق مین اظہار محمد

ق

یوسف سے فزون حسن مین کیونکر نہ کہین ہم
اس دور پہ ہو گرمی بازار محمد

بندون مین وہان انکی زلیخا ہوئی خواہان
اور یان پہ خدائی ہو خریدار محمد

جو طالب جنت ہو وہ طوبی کے تلے جاے
جنت ہو ہمین سایۂ دیوار محمد

ای لطف وہ محبوب خداوند جہان ہی
جو کچھ کہو وہ سب ہی سزاوار محمد

ہو چشم تصور مین جواب روے محمد
دل قبلہ نما کعبہ ہو ابروے محمد

ہو روح روان نکہت گیسوے محمد
پیارا ہو رگ جان سے ہر اک موے محمد

سنبل مین نہین نکہت گیسوے محمد
گل مین نہین رنگ رخ نیکوے محمد

ہو شوق فزاے دل و جان روے محمد
روے دل و جان کیون نہ رہے سوے محمد

ہون بلبل شیداے گل روے محمد
ہون قمری سرو قد دلجوے محمد

بیعت کا کرے حضرت موسیٰ سے اشارہ
دیکھے یہ بیضا جو کف پائے محمد

سایہ جو نہیں جسم مطہر کا یہ ہے وجہ
اک نور مجسم ہے سراپائے محمد

آسیب قیامت سے بلا میری ڈریگی
مین دل سے ہون محو قد رعنائے محمد

قوسین کا تھا فاصلہ حق سے شب معراج
ادنیٰ سایہ ہے رتبۂ اعلائے محمد

جاتی ہے ادھر عالم بالا سے مری آہ
جس دن سے ہے عشق قد بالائے محمد

طوبیٰ کی بلندی پہ جو یہ فخر ہے رضوان
دیکھا نہین کیا قامت رعنائے محمد

رو رو کے یہی کہتا ہون اللہ سے دن بھر
رویا ہی مین دیکھون رخ زیبائے محمد

اب بندہ کے سر مین یہی سودا ہے شب و روز
ہو سر یہ مرا اور کف پائے محمد

گو نزع کے صدمے سے نہین تاب سخن ہے
یہ لطف مگر پڑھتے ہین رضائے محمد

ہو شمع لحد شمع تولائے محمد
ہو نقش لحد نقش کف پائے محمد

نہ پایا دو جہان مین کہ مکان محفل مولد
جہان دل کھول کر کرتے بیان محفل مولد

کہا کرتے ہین باہم عاملان محفل مولد
نہ دیکھا اک عمل ہمنے بسان محفل مولد

فرشتے سنکے محفل کے میان محفل مولد
نہین پھولے سماتے حاضران محفل مولد

یہان پر رحمۃ للعالمین کا ذکر بخشش ہے
نہ کیون کر رحمت حق ہو میان محفل مولد

اگر لینی ہے جنت سر کے بل ہو عاصیو حاضر
جہان مین تم جہان پاؤ نشان محفل مولد

وہ جنت پائینگے جو حاضر دربار والا ہین
مبارک ہو یہ مژدہ حاضران محفل مولد

غزل دیگر

کوئی نہین ہمارا ہمسر مرے پیمبر
تم بے نیاز ہو سب سے برتر مرے پیمبر

ہون برق سے فزون تر مضطر مرے پیمبر
شعلے بھڑک رہے ہین دل پر مرے پیمبر

اب تو بلا لو اپنے در پر مرے پیمبر
کب تک پھرا کرون مین در در مرے پیمبر

ورد زبان یہی ہی اکثر مرے پیمبر
قربان ہون جان و دل سے تم پر مرے پیمبر

ملک عرب مین حضرت ہندوستان مین بندہ
چین آئے میرے دل کو کہو کر مرے پیمبر

ابر کرم کو اپنے فرمایئے اشارہ
دھو ڈالے سب گنہ کے دفتر مرے پیمبر

تشریف آپ لائین جب وقت نزع آئے
ہرگز نہ ہو دین میلے تم نور مرے پیمبر

پر نم جو آنکھین شوق دیدار پاک مین ہین
کوثر سے ہین فزون تر بہتر مرے پیمبر

آوارہ کو یہ کوہی رہبر کی جستجو ہی
اب بلا لو اپنے در پر مرے پیمبر

ہر دم یہ آرزو ہی ہر دم یہ التجا ہی
بھولون نہ یاد تیری دم بھر مرے پیمبر

دستور رہا پہونچنا جنت مین تھا نہ آسان
اے لطف کر نہ ہوتے رہبر مرے پیمبر

بھروسا ہی مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت پر
نہ توبہ پر نہ تقوی پر نہ محنت پر نہ طاعت پر

ہوا ہی جب سے دل بلبل گل رخسار حضرت پر
شرف رکھتا ہی ہر داغ جگر گلہاے جنت پر

کریگی رشک کیا کیا امت سباق اس امامت پر
کھلینگے جب یہ جان بخشی حضرت کے شفاعت پر

حصول مقصد کونین عشق ذات عالی ہی
محبت کر محبت کیون نہ کر اس محبت پر

چاہیے ہے سایۂ دیوار قصر احمدی
سر پہ آتی ہے بلا ظل ہما کو دیکھکر

خاطرین معشوق کی عشاق کرتے ہین مدام
کیون نہ پھر جائے قضا انکی رضا کو دیکھکر

مشکلین امت کی آسان ہوئینگی روز حساب
مصطفےٰ کو دیکھکر مشکل کشا کو دیکھکر

بعد مردن گر مدینے سے فرشتے لے گیے
آگ لگ جائیگی جنت کی فضا کو دیکھکر

یاد آتی ہے گلیم رحمۃ للعالمین
مست ہو جاتا ہون مین کالی گھٹا کو دیکھکر

زندگی کی ہے لب جان بخش حضرت سے امید
کیون نہ کھالین زہر ہم آب بقا کو دیکھکر

لب پہ جاری ہو گیا حضرت کے سبحان الذی
بیت اقصیٰ مین صفوف انبیا کو دیکھکر

دور پھینکا منزلون دشت مدینہ سے مجھے
تنگ ہون اے چرخ تیری اس جفا کو دیکھکر

کیسی حجت کر رہے تھے گور مین منکر نکیر
چلدیے چپکے جناب مصطفےٰ کو دیکھکر

سرمہ آنکھون کا نہین ہوتا مدینہ کا غبار
خاک مین ملتا ہون بخت نارسا کو دیکھکر

رشک روے حور پشت پا ہے اس محبوب کی
کیون نہ شرمائین مہ و خور نقش پا کو دیکھکر

سالک راہ حقیقت کون ہے جز مصطفےٰ
ساتھ ہونگے خضر بھی اس رہنما کو دیکھکر

بے وضو اے لطف مین نام نبی لیتا نہین
سب ملک قائل ہین میرے اتقا کو دیکھکر

لکھون حبیب خدا کی وہ مدحت رخسار
کہے جہان کہ یہ مطلع ہے مطلع انوار

لکھون جناب کا وہ وصف گیسو و رخسار
کہے زمانہ کہ یکجا ہوے ہین لیل و نہار

لکھون حضور کا گر وصف ابرو خمدار
کرین طواف مرے گھر کا کعبہ کے زوار

بلا لو ہند پر آشوب سے مدینے مین — بس التجا ہی یہی صبح و شام لیل و نہار

ڈرا نہ آتش دوزخ سے تو مجھے واعظ — خدا کے واسطے طعنے نہ دے مجھے اے یار

گناہگار خطاوار حد سے بیحد ہون — ق — شمار مین نہین آتے ہین میرے گو کردار

ہوے ہین کار جہنم کے گرچہ سب مجھسے — بجز بدی کے نہ نیکی کبھی ہوئی زنہار

مگر امید قوی ہی بڑا بھروسا ہی — بروز حشر طلب ہونگا جب سر دربار

خدا نے جسکے سبب خلق کو کیا ہی خلق — ظہور کے لیے جسکے یہ سب ہوا اظہار

بنی ہی جسکے سبب سے بہشت اور دوزخ — لقب ہی جسکا کہ محبوب ایزد غفار

خدا سے جو کہ خدائی کو بخشوائے گا — شفیع روز جزا وہ شفیع روز شمار

خدا سے کہکے وہی مجکو بخشوائے گا — مراد ان بھی ہی مختار احمد مختار

فرشتے لکھتے ہین نیکی بدی جو بندون کی — کرینگے پیش وہ پیش خدا بروز شمار

کھلیگا دفتر اعمال نیک و بد اسجا — خدائی ہوئیگی حاضر وہان سر دربار

ہر ایک فرد بشر لیکے اپنی فرد عمل — خدا کو آپ سنائیگا اپنی آخر کار

لکھے ہین نعت نبی مین جو لطف تو نے شعر — رقم ہین نامۂ اعمال مین وہ سب اشعار

دکھایا جائیگا جب میرا نامۂ اعمال — اور اسمین ہوگی لکھی نعت سید ابرار

خدا وہ لطف دکھائے عجب اٹھیگا لطف — پڑھونگا لطف جو نعت نبی پکار پکار

یقین ہی اتنے پڑھے جائینگے درود اسدن — شمار کر نہ سکے جز خدا کوئی زنہار

ادھر سے نعت پڑھی جائیگی ادھر سے درود — رہیگی دیر تلک روز حشر یہ تکرار

صفت مدینہ کی حد بشر سے باہر ہی
ہر اک ذہین کا ذہن رسا ہی یان بیکار

زمین ان کی ہی خلاق دو زمن کی زمین
رسول پاک نے اپنا کیا ہی اسکو دیار

یہ ملک وہ ہی کہ ہر ملک ملک ہی سکی
ملوک کرتے ہین سب اسپہ ملک ملک نثار

شفا مدینہ کی یہ خاک پاک مین ہی لطف
کہ چنگے ہوتے ہین عیسیٰ کے عہد کے بیمار

ردیف زا معجمہ

جیسا بندے کو ہی اللہ کا محبوب عزیز
ہون گے یوسف نہ تمہین حضرت یعقوب عزیز

دفن ہو جائے مدینہ کی زمین مین لاشہ
حق تو یہ ہی مری مٹی ہو فلک خوب عزیز

عشق محبوب خدا سے ہون وہ محبوب جہان
دوست سالک مجھے رکھتے ہین تو مجذوب عزیز

چومتا ہون کبھی آنکھون سے لگاتا ہون کبھی
نام حضرت کا ہی ایسا مجھے مکتوب عزیز

کیون نہ دم عشق محمد کا بھرون مین ای لطف
سب کو ہوتا ہی خوش انداز و خوش اسلوب عزیز

ردیف سین مہملہ

جیتے جی روضہ اقدس کو نہ دیکھا افسوس
کبھی پوری نہوئی دل کی تمنا افسوس

سایہ قامت حضرت کا نہ پایا مضمون
دام مین اپنے نہ آیا کبھی عنقا افسوس

خدمت خادم درگاہ نبی ہم کرتے
پانون تک انکے کبھی ہاتھ نہ پہونچا افسوس

آنکے آنکھون مین کبھی خاک مدینہ نہ پڑی
چشم بے نور نہ اپنی ہوئی بینا افسوس

آتش عشق نبی وہ ہی اگر ہووے نصیب
موم ہو فولاد اور ہو جائے پتھر پاش پاش

زائرون کے پاؤن مین دیکھا ہی جب کانٹا لگا
ہو گئے ہین دل جگر دونون برابر پاش پاش

صدمۂ ہجر نبی مین گر کبھی نالہ کرون
سینۂ افلاک ہون سو جا سے پھٹ کر پاش پاش

حشر گہ مین آئینگے یون ساقی کوثر کے مست
شیشۂ دل ٹکڑے ٹکڑے ساغر سر پاش پاش

لے چلا ہی آستانے پر نبی کے شوق دل
دیکھیے سر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پتھر پاش پاش

لطف یاد آئین جو چشم ساقی کوثر دہان
لے کے دست حور سے کر دونگا ساغر پاش پاش

ردیف صاد مہملہ

دلا بندون مین ہین جو انبیا خاص
یونہین ہین انبیا مین مصطفیٰ خاص

تمھین ہو رونق ہر دو سرا خاص
تمھین ہو زینت ارض و سما خاص

خدا کے نور سے پیدا ہوا ہی
تمھارا نور ہی نور خدا خاص

خدا کو کس نے دیکھا ہی سنا ہی
تمھین حاصل ہوا یہ مرتبا خاص

شفاعت عاصیون کی تم کروگے
تمھین ہو شافع روز جزا خاص

تو ہی مطلوب محتاج و غنی ہی
ترا طالب ہی ہر شاہ و گدا خاص

بتون نے بارہا سجدے کیے ہین
تجھے نام خدا نور خدا خاص

خدا کا راستہ تو نے بتایا
تو ہی ہادی ہی رہبر رہنما خاص

حدیثون سے ہی ان باتون کا اثبات
تو ہی ہی باعث خلق خدا خاص

ردیف ظاء معجمہ

ہر ایک سمت کو دنیا مین دین کیا روشن
ہوئی ہو نور سے حضرت کے رفع ظلمت کفر
فرشتے رہتے ہین ستر ہزار وان ہر دم
شفیع حشر کی لکھتا ہی نعت مین دیوان
زمانہ ہی ترا ای لطف اندنون مداح

یہ ایک ادنی ہی اس فخر انبیا کا فیض
چھپا نہین ہی یہ ہی خلق پر ہویدا فیض
مزار پاک نبی کا یہ دیکھو ادنی فیض
یہ کام آئیگا محشر کے روز اپنا فیض
یہ تو نے مدحت خیر الوریٰ کا دیکھا فیض

ردیف طاء مہملہ

یاد سے جسکی کیا کرتے تھے آدم غم غلط
جب کسی صوت نہین ہوتا ہی ہمدم غم غلط
ہوتے ہین نام محمد سنکے کیسے شاد شاد
واعظو ہول قیامت سے دھڑکتا ہی جو دل
دوسرا پائین اگر اپنا سا شیدا رسول
روے روشن سے ذرا برقع اٹھا دو ایک دن
نام انکا کام آیا ان دنون ورنہ کبھی
ساقی کوثر کا ہو نام مبارک بر زبان
اب عرب مین ای شہنشاہ عرب مجکو بلا

لطف مدحت اسکی لکھکر کرتے ہین ہم غم غلط
نعت کے اشعار پڑھکر کرتے ہین ہم غم غلط
کرتا ہی نام خدا یہ اسم اعظم غم غلط
کرتی ہی یاد شفیع حشر اسدم غم غلط
دونون شیدائی کرین مل ملکے باہم غم غلط
کر دے اک عالم کا ای مہر دو عالم غم غلط
حشر تک ہوتا نہ ای خواجہ آدم غم غلط
تشنگی نزع کا ہو نزع کے دم غم غلط
تیری دوری کا نہین ہوتا کسی دم غم غلط

یا محمد کہتے ہی ای لطف سب غم رد ہوے
ہی بجا گر اس وظیفہ کو کہین ہم غم غلط

تعریف

قطعہ

[illegible]

سایۂ عربی کا یہ سودا زدہ مائل نہین
یان مدینے کے بنو تون کا ہی سایا رشک باغ

زلفین سنبل نرگس آنکھین سرو قد گلبرگ لب
چشم عالم نے نہ دیکھا کوئی تجسا رشک باغ

روندے ہین خونفشان چھاتون سے جو وحشت زدہ
بنگیا ہی کیا ہی صحرائے مدینا رشک باغ

چاک مثل گل جگر ہی لالہ سان دل داغ ہی
سیر کرتا کاش اس گلشن کی میرا رشک باغ

بنگیا صحرائے عالم تیرے پرتو سے چمن
عارض پر نور کو زیبا ہی کہنا رشک باغ

گل یہان تک کھلے ہین ہجر نبی مین ہمنے لطف
ہی سراپا جسم اپنا سر سے تا پا رشک باغ

ردیف فا

نہ پڑھون احمد مقبول کی کیونکر تعریف
شاہد نظم کی خاطر ہی یہ زیور تعریف

ایسے بے مثل کی لکھے کوئی کیونکر تعریف
وہم و ادراک سے بھی جسکی ہو باہر تعریف

حق تو یہ ہی کہ جو بہتر سے ہی بہتر تعریف
میرے مولی کی وہ کمتر سے ہی کمتر تعریف

خالق ارض و سما آپ ہو جسکا مداح
ایسے ممدوح کی ہو عبد سے کیونکر تعریف

کوکب بخت مرا چرخ سعادت کا نجم
تیری لکھتا ہون جو ای مہر منور تعریف

اک جہان نام خدا پڑھتا ہی کلمہ تیرا
چشم بد دور تری ہوتی ہی گھر گھر تعریف

در فردوس پہ رضوان ہمین جب روکے گا
ہم چلے جائینگے حضرت کی سنا کر تعریف

ہوتے ہین وان بسر و چشم ملائک حاضر
احمد پاک کی ہوتی ہی جہان پر تعریف

جن و انسان زمین پر نہ فقط ہین مداح
کرتے ہین حور و ملک تیری فلک پر تعریف

ردیف قاف

[illegible]

ردیف کاف تازی

[illegible]

بسکہ شائق ہی عجب کیا ہی جو ہو شادی مرگ
جیتے جی گر ترے کوچے مین پہونچا غمناک

کونسا یوسف ثانی نظر آیا ہی عزیز
خواب سے تو جو اٹھا مثل زلیخا غمناک

مین بھی ہون شیفتۂ عارض گلرنگ نبی
نہین بے وجہ مین اے بلبل شیدا غمناک

بولے خوش ہو کے نکیرین خوشا ایسی مرگ
یاد احمد مین مجھے لطف جو دیکھا غمناک

ردیف لام

ہو گیا ہی سینہ سوز غم سے مجمر یا رسول
مرغ جان ہی صورت سیماب مضطر یا رسول

جیتے جی جنت دکھاتا ہی مقدر یا رسول
تیرے روضہ کا تصور جائے کیونکر یا رسول

رشک عمر خضر کو بیشک ہو ایسی مرگ سے
دم نکل جائے گر اپنا تیرے در پر یا رسول

ہی خطا مشک ختن سے گر کوئی تشبیہ دے
مشک جنت جب نہو زلفون کا ہمسر یا رسول

رحمۃ للعالمین تم ہو یقین ہی روز حشر
رحم ہی فرماؤ گے ہم عاصیون پر یا رسول

نزع کی تلخی مین گر شربت ملے دیدار کا
شربت قند و شکر سے ہووے خوشتر یا رسول

اسطرح کا نور کب دیکھا مہ و خورشید مین
ہین ترے کوچے کے کیا ذرے منور یا رسول

روتے روتے نور چشم منتظر سے اڑ گیا
پر نہ دیکھا آپ کا روے منور یا رسول

دونون عالم مین مرے ملجا و ماوا آپ ہین
جان و دل سے کیون نہون قربان تم پر یا رسول

آپ ختم المرسلین ہین اور شفیع المذنبین
ہو نہ کیون سب کی شفاعت ختم تم پر یا رسول

ہون وہ دیوانہ مدینہ سے جو لے جاوے مجھے
سوے بیت اللہ چھوڑا کر آپ کا در یا رسول

خاکی ہی لطف اسکو غلامی مین کیا دریغ
ہی قدسیون پر آپ کا فرمان یا رسول

سنتا نہین ہون مین بجز افسانۂ رسول
دیوانۂ رسول ہون دیوانۂ رسول

صحاب کا جو دوست ہی حضرت کا دوست ہی
بیگانۂ صحابہ ہی بیگانۂ رسول

ازواج پاک ذات کے اوصاف کیا لکھون
دل دادۂ رسول ہین جانانۂ رسول

رونق فزا ہی آپ کا ہر دم خیال پاک
دل کو مین جانتا ہون جلوخانۂ رسول

ہر امتی سے وعدہ حضرت ہی خلد کا
کس منہ سے ہم ادا کرین شکرانۂ رسول

جسنے پیا ہی جام مئے عشق احمدی
اس خمکدہ مین ہی وہی مستانۂ رسول

اب لطف بات تب ہی کہ میدان حشر مین
خالق کہے کہ لطف ہی دیوانۂ رسول

ردیف میم

رسول مقبول ہر دو عالم فروغ موسیٰ ضیائے آدم
زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

نبی علی صفی اصفیا جو فرش سے تا بعرش پہونچا
خدا کے جلوے کو آپ دیکھا دکھایا اپنا خدا کو عالم

وہ نور خالق ہوا جو پیدا یہ نور مطلق کا جلوہ آپ کا
تمام عالم سے کفر بھاگا ہوا جو پیدا وہ فخر آدم

کبھی جو دست دعا اٹھاوے تو مردے اکرم مین سو جلاوے
فلک سے سوئے زمین آوے ہے معلق قضائے مبرم

تری شفاعت سے ہی پیمبر خدا کا ہوگا کرم جو ہمپر
خجل ہو ایسا بروز محشر کہ پانی پانی ہو بس جہنم

حبیب خالق تو ہی وہ یکتا نہ کوئی تجھسا ہوا نہ ہوگا
تجھے نہ کرتا خدا جو پیدا نہوتا ہرگز وجود عالم

نقش درہم وان ہین یان مہر نبوت کا ہے نقش
منعم و زردار تم ہو یا کہ ہین زردار ہم

حضرت عیسیٰ ہین خواہان جسکی چشم لطف کے
اب تو ہین اس نرگس بیمار کے بیمار ہم

ہجر حضرت مین نہ پل بھر بھی پلک جھپکی کبھی
طالع بیدار کی صورت رہے بیدار ہم

گیسو مشکین حضرت کی پڑھین مدحت جہان
مشک و عنبر کے کرین کیون تلک انبار ہم

عشق مین اس گل کے گل کھائے ہین جو کہ باغ
سر سے پا تک ہین سراپا تختۂ گلزار ہم

کس گل رخسار کی مدحت مین ہین نغمہ سرا
چشم بد بین مین نہ کھلکین کیون بہ تک خار ہم

طور کی صورت سے جل جانا بدل منظور تھا
دیکھ لیتے ہان اگر انکا جلوۂ رخسار ہم

رحمۃ للعالمین کے ہم ہین عاصی امتی
ہین ازل سے مستحق رحمت غفار ہم

روشنی قبہ ہاے قصر انور دیکھکر
ہو گئے ششدر یکایک صورت دیوار ہم

سایۂ طوبیٰ سے کیسے چین آئے خلد مین
دیکھکر آتے ہین کسکا سایۂ دیوار ہم

آدمی کیسے فرشتون سے پڑھائینگے درود
حشر مین حضرت کی پڑھکر مدحت رخسار ہم

لطف ہوگا معرکہ مین حشر کے اسوقت لطف
جب خدا سے ہونگے انکے طالب دیدار ہم

ردیف نون

عشق جو ہا اسکو ہے احمد تمہارا اندنون
دل ہے افزون جان سے بھی مجکو پیارا اندنون

ہم شفیع المذنبین پر ہو گئے ہین مبتلا
خوب ہاتھ آیا ہے بخشش کا سہارا اندنون

لکھ رہا ہون مین جو لیل وصف خال مدح پاک
عرش پر میرا چمکتا ہے ستارا اندنون

احمد پاک کی آنکھون کا جو بیمار نہین
عین بیمار ہی وہ جسکو یہ آزار نہین

وہ تو سالک ہی نہ مجذوب ہی دیوانہ ہی
نشۂ عشق محمد مین جو سرشار نہین

وصف جنت کبھی ہونے سے نہ کرنا واعظ
ابھی یثرب کی فضا سے تو خبردار نہین

شعر خالی نہین وصف قد موزون سے کوئی
میرے دیوان مین مصرع کوئی بیکار نہین

عاصیو کون سی بخشش کی بھلا تھی صورت
بخشواتے جو تمھین احمد مختار نہین

یاد ابروے مبارک مین گلہ کاٹ ای لطف
یہ تو آسان ہی مشکل نہین دشوار نہین

عشق محبوب خدا ای دل جسے حاصل نہین
لاکھ مومن ہو مگر ایمان مین کامل نہین

یہ کریمی ہی خدا کی ہون جو مداح نبی
ورنہ میرا منہ تو وصف پاک کے قابل نہین

روح جنت کو نجائیگی مدینہ سے مری
ہون مین شیدا نبی حورون پہ کچھ مائل نہین

کر مجھے سیراب دیدار رسول پاک سے
آب کوثر کا خداوندا مین کچھ سائل نہین

کافر مطلق ہی وہ مرتد ہی وہ ملعون ہی وہ
جو رسالت کا رسول پاک کی قائل نہین

جان آسانی سے نکلے وقت مردن یا نبی
آپ کے نزدیک یہ مشکل مری مشکل نہین

عاشق شاہ عرب ہو کر پڑا ہون ہند مین
فرقۂ عشاق مین مجسا کوئی کاہل نہین

نشۂ عشق نبی نے یہ بنایا مخلوق مست
یاد حق سے ایک دم بھی دل مرا غافل نہین

پھرتی ہی آنکھون مین میری صورت پاک نبی
لطف تجسا و شیخ کا خلق مین عامل نہین

ایضاً

پھر رہا ہوں جستجوے صاحب لولاک مین
مہر عالمگیر ہون مین دورۂ افلاک مین

حشر کے دن آتش دوزخ بجھانے کے لیے
روک رکھے ہین کچھ آنسو دیدۂ نمناک مین

سنبل و ریحان جنت مین نہین ای غافلو
جیسی خوشبو ہے مدینہ کے خس و خاشاک مین

آب کوثر سے جو قدسی غسل دین تو کیا عجب
جل مرا ہون آتش عشق رسول پاک مین

جلوہ فرما ہے رخ پر نور حضرت کا خیال
یا تجلی طور کی ہے اس دل صد چاک مین

اس زمین کا عرش اعلی سے ہے اعلی مرتبہ
ہے ولادت مصطفے کی جس زمین پاک مین

جیتے جی پہونچا نہ گلزار مدینہ تک اگر
اور مر کر رہ گیا اس ہند وحشتناک مین

دیکھنا جسدم کیا بندے کو اس مولی نے یاد
ای فلک لاشہ ملائک لے اڑینگے ڈاک مین

حق تو یہ ہے مرتے ہی زندان مین پڑ جاؤن ولا
دم نکل جائے جو عشق صاحب لولاک مین

لطف دل مین رکھ سدا موے مبارک کا خیال
ایسا جوہر چاہیے آئینہ ادراک مین

کبھی تھی سیر جنت روز قسمت سے مقدر مین
نہ کٹتی عمر کیونکر مدحت کوے پیمبر مین

سر گیسوے اطہر ابتدا سے ہے مرے سر مین
دماغ اپنا معطر ہے ازل سے مشک و عنبر مین

ہماری عمر روتے ہی کٹی ہجر پیمبر مین
بشکل مردم آبی رہے ہر پل سمندر مین

جو خوشبو ہے رسول پاک کی زلف معنبر مین
کہان عنبر مین وہ خوشبو کہان مشک اذفر مین

کرے کیا دخل قمری دخل نعت قد سرو مین
نکالون مین ہزارون شاخین شمشاد و صنوبر مین

ازل سے دل پھنسا ہے آپکی زلف معنبر مین
یہ سر جب تک سلامت ہے یہی ہے سر مرے سر مین

ایضاً

لطف کیا بیٹھا ہے غافل محفل میلاد مین
ہین رسول اللہ شامل محفل میلاد مین

دیوان لطف ۳۰

ردیف واو

[illegible]

...اب داخل ہوا تو دل محفل میلاد مین	خود بدولت خود ہین شامل محفل میلاد مین
...ین بشر جسطرح داخل محفل میلاد مین	ہین ملک بھی یونہین شامل محفل میلاد مین
...ں بھر آئینگے اس گھر کی زیارت کے لیے	ہین فرشتے جو کہ داخل محفل میلاد مین
...س مسلمان کی زیارت روز کرتے ہین ملک	دیکھتے ہین جسکو داخل محفل میلاد مین
...ن فرشتون کے فرشتے ہوتے ہین زائر وہان	جو یہان ہوتے ہین داخل محفل میلاد مین
...ین محفل مین ملائک چرخ سے افسوس ہے	اور بشر ہووین نہ شامل محفل میلاد مین
...سکی میلاد مبارک کی دلا تقریب ہو	نور حق ہو کیون نہ نازل محفل میلاد مین
...چشم و ابروے نبی کی سن کے مومن مدحتین	کیون نہ لوٹین شکل بسمل محفل میلاد مین
...یون نہ اس محفل کو رشک روضۂ رضوان کہون	جمع ہین حضرت کے مائل محفل میلاد مین
...مومنو پڑھتے رہو اس جان پاکان پر درود	ایکدم بیٹھو نہ غافل محفل میلاد مین
...اسکو دشمن جانو محبوب خدا کا دوستو	جو کرے انکار جاہل محفل میلاد مین
...مومنو جمع الجوامع مین لکھا ہو دیکھ لو	ہوتے ہین حضرت بھی شامل محفل میلاد مین
...مال و زر دنیاے دون کا صرف کرکے منعمو	دولت دین کرلو حاصل محفل میلاد مین
...سال بھر کے درمیان اے سائلو دیگا خدا	ہوگے تم جس شے کے سائل محفل میلاد مین

لطف پائیگا خدا سے باغ جنت مانگیو
پڑھکے حضرت کے فضائل محفل میلاد مین

ردیف واو

ایضاً

[illegible]

خدا کے دوست پہ اے دشمنو درود پڑھو
جہنمی ہو بہشتی بنو درود پڑھو

تم اُنکے موے مبارک کا رتبہ کیا جانو
جو اُنکے وصف سنو مو بمو درود پڑھو

بنو ہزار موحد نہ مغفرت ہوگی
نہ بخشے جاؤگے اے واہیو درود پڑھو

درود کا نہ کرو دشمنان دین انکار
پڑھو درود پڑھو منکرو درود پڑھو

خدا کا صاف یہ قرآن مین حکم ناطق ہے
مرے نبی پہ تم اے مومنو درود پڑھو

خدا خدا کے فرشتے درود پڑھتے ہین
خبر نہین تمھین کیا غافلو درود پڑھو

بس اُنکے زلف معنبر کا وصف لکھکر لطف
مشام جان کو معطر کرو درود پڑھو

مین چاہتا ہون اُس شہ عالیمقام کو
الفت ہے جس بشر کی خداے انام کو

ایمان سمجھے حب رسول انام کو
شک جسکو ہو وہ دیکھے حق کے کلام کو

دکھلا دو روے غیرت ماہ تمام کو
مولے یہ آرزو ہے تمھارے غلام کو

دیکھین جمال رشک وہ شمع طور کا
یہ لو لگی ہوئی ہے ہر اک خاص و عام کو

سُن سُن کے جسکو سُن ہوتے ہین فتح
تاثیر دی ہے حق نے یہ حسن کلام کو

اے رشک مہر رشک سے گھٹکر بنے ہلال
تلوا دکھا دین آپ جو ماہ تمام کو

طوف حرم مین ابروے حضرت ہوئی جو یاد
رو رو دیا ہون دیکھکے بیت الحرام کو

افسوس تیرے در تلک آنے نہ پائے لطف
اور حکم عام دید کا ہو خاص و عام کو

ایضاً

اے دل جسے خطاب رسالت مآب ہو	نازل پھر اسپہ کیوں نہ خدا کی کتاب ہو

اے لطف فن شعر میں تم لاجواب ہو
مضمون لکھو وہ نعت میں جو انتخاب ہو

کیونکر نہ شوق نعت رسالت مآب ہو	سب شاعروں میں لطف تمہیں باریاب ہو
محبوب کبریا جو کبھی بے نقاب ہو	شرمندہ آفتاب خجل ماہتاب ہو
سرمہ کیا نہ آنکھ کا یثرب کی خاک کو	برباد یا خدا دل خانہ خراب ہو
ہم سر نہ آستان نبی سے اٹھائینگے	سو گردشیں ہوں چرخ کی لاکھ انقلاب ہو
ہو زہر غیر شربت دیدار مصطفےٰ	آب حیات ہووے کہ کوثر کا آب ہو
سیر بہشت کی جو ہوس ہو تو عاصیو	تم جیتے جی مدینہ میں داخل شتاب ہو
جسپر ترا کرم ہو خدا مہربان ہو	جسپر ترا غضب ہو خدا کا عتاب ہو
اک دم گر آپ چشم عنایت سے دیکھ لیں	کشت امید کو مرے بجلی سحاب ہو
لائے نہ تاب دید کی موسیٰ کی طرح سے	غش کھائے شمع طور جو تو بے حجاب ہو
اکسیر خاک کوے نبی سے جو ہاتھ آئے	سیماب کی طرح نہ مجھے اضطراب ہو
حضرت اگر اشارہ ابرو سے رد کریں	شیطان کے نصیب نہ تیر شہاب ہو
پانی پڑے جو جسم مطہر پہ آپ کے	کیوڑا ہو بید مشک ہو عطر گلاب ہو
پی لے شراب عشق نبی میری طرح سے	پرہیزگار بنکے نہ زاہد خراب ہو
عاشق ہوا ہے بندہ بھی تیرے حبیب کا	چاہے عذاب ہو کہ الٰہی ثواب ہو

ایضاً

دشت یثرب سے فرشتے نہ ہمین لے جائین
سیر جنت سے فزون ہووے گی وحشت ہمکو

شام سے صبح تلک تارے جو ہم گنتے ہین
یاد آتی ہے کوئی چاند سی صورت ہمکو

بخدا لطف عجب لطف ہو گر جنت مین
کفش برداری حضرت کی ہو خدمت ہمکو

ردیف ہا ہوز

ہے عشق دل کو اس شہ خیر الورا کے ساتھ
لیتا ہے جسکا نام خدا بھی ثنا کے ساتھ

ہے انس یون تو مجکو ہر اک انبیا کے ساتھ
پر دل کو عشق ہے تو حبیب خدا کے ساتھ

مرقد ملیگا ہند مین گر مجھ غریب کو
یثرب کو خاک جائیگی اڑ کر ہوا کے ساتھ

اس دم عدم کو روح روانہ ہو یا نبی
آنکھین رگڑتے ہون ترے ہم نقش پا کے ساتھ

یثرب کی وہ زمین ہے جو ہین وہان جو دفن
اٹھینگے روز حشر رسول خدا کے ساتھ

نعت رسول مین کوئی دیوان لکھو لطف
تا خلق یاد کرتی رہے مرحبا کے ساتھ

تڑپ رہا ہے بیمار یا رسول اللہ
دکھائیے اسے دیدار یا رسول اللہ

نہ ملک و مال ہے درکار یا رسول اللہ
حضور کا ہون طلبگار یا رسول اللہ

یہ ضعف ہجر سے ہون زار یا رسول اللہ
کہ جان جسم کو ہے بار یا رسول اللہ

غم حضور سے ہون زار یا رسول اللہ
مرا علاج ہے دیدار یا رسول اللہ

جو دو ہین مردمک چشم وہ ہین نور نظر
صحابہ آپ کے ہر چار یا رسول اللہ

خادم منفعل و نادم خجل اب ہو
مدد ہی آپ کی درکار یا رسول اللہ

معاف جرم ہو حل مشکل دو عالم ہو
بحق حیدر کرار یا رسول اللہ

تری ہی ہادی و رہبر تری رفیق شفیق
تو ہی ہی یار مددگار یا رسول اللہ

بجا ہی گر ہو سر لطف فرقدان سے بلند
کہ اسکا تمنا ہی سردار یا رسول اللہ

بلبل سے فزون تر ہی تمنائے مدینہ
کیا غیرت گلزار ہی صحرائے مدینہ

دکھلا دے مدینہ مجھے مولائے مدینہ
مرجاؤنگا کہہ کہہ کے یہی ہائے مدینہ

گویا ہی زبان بہر سخنہائے مدینہ
روشن ہی نظر بہر تجلائے مدینہ

یان باعث عریانی ہی سودائے مدینہ
کافی ہی ہمین دامن صحرائے مدینہ

کہتے ہین یہی طالب و شیدائے مدینہ
جنت کے عوض حق ہمین دلوائے مدینہ

جو تمسا مسیحا ہوا عیسائے مدینہ
محسود مسیحا ہوے مرضائے مدینہ

ای لطف کرے لطف جو مولائے مدینہ
ہم دور نہ کچھ دور ہی ایوائے مدینہ

معمور تجلے ہی ہر اک کوچہ و بازار
موسے کو دکھلائینگے تماشائے مدینہ

آہوے حرم ہی نظر حور سے خوش چشم
کیا غیرت فردوس ہی صحرائے مدینہ

مسجد کو کہون عرش تو مینار کو سدرہ
برگ سدرہ کہیے مصلائے مدینہ

حضرت انھین دیتے ہین نشان ہاتھ اگر
جسوقت بھٹک جاتے ہین جویائے مدینہ

کہتے ہین جسے عرش برین کرسی ہی انکی
اللہ ری بلندی مکانہائے مدینہ

جام کوثر ساقی کوثر سے لینگے روز حشر
لاکھون ہی دیکر جناب مصطفےٰ کے واسطے

ظلمت شب پر ہوا ہی روز روشن کا گمان
روئے ہین جس رات گلشن الاحباب کے واسطے

گر مدینہ دیکھ پائین عیسےٰ و مریم کہین
سر زمین پہ چاہیے دار الشفا کے واسطے

سن لیا ہی جب سے تمکو رحمۃ للعالمین
کسقدر بیباک ہین عاصی خطا کے واسطے

ای خدیو دو جہان وہ ہی ترا ایوان عدل
ایک رتبہ ہی یہان شاہ و گدا کے واسطے

گور کی گرمی سے گھبرایا جو مداح رسول
کھل گئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کے واسطے

سیم احمد کے نکرنا راز کو افشا کہین
بند کر ای لطف منہ اپنا خدا کے واسطے

ہی مجکو عشق صاحب ام الکتاب سے
مطلق نہین مرا اس ہی روز حساب سے

عشق رخ جناب رسالت مآب سے
روشن دو چند دل ہی مرا آفتاب سے

باغ جہان کی سیر سے دلتنگ ہو گیا
مولی بلائے خلد مین مجکو شتاب سے

محبوب وجود والی ہی کون و مکان کا
بندے کو عشق ہی اسی عالیجناب سے

یاد رخ رسول مین رویا ہون رات بھر
دیکھو ملا لو دیدۂ پر نم گلاب سے

ہجر رسول پاک مین جینا وبال ہی
ایسے مین موت آئے تو چھوٹون عذاب سے

منظور وصف زلف و رخ پاک ہی اگر
پہلے زبان دھوئیے مشک و گلاب سے

رویت ہوئی جو عالم رویا مین آپ کی
بیدار بخت خفتہ ہوا اپنا خواب سے

دم بھر کا یان مقام مجھے ناگوار ہی
ہندوستان سے پہونچون مین یثرب شتاب سے

ایضاً

ایضاً

ہوا ہے شوق دیدار گل رخسار حضرت کا
ہمارا دامن نظارہ اب جیب گل تر ہے

مشرف ہو گیا ہے جو کف پائے مبارک سے
وہ پتھر لعل سے ہے لعل سورج سے منور ہے

دُر دندان اقدس کی صفت میں جو ہوا موزون
نظر میں اہل جوہر کے وہ مصرع ملک گوہر ہے

ہمارے دل میں وہ مہر نبوت رونق افزا ہے
کہ جسکے ذرہ ذرہ سے خجل خورشید خاور ہے

جہان کی دید سے کیونکر نہ آنکھیں بند کر لوں میں
مری آنکھوں کو ہر پل شوق دیدار پیمبر ہے

رہا سر میں اگر چندے یونہیں شوق جبیں سائی
تو اک دن دیکھنا یہ سر ہے اور اس دل کا پتھر ہے

خدا یا شکل دکھلا دے مجھے اپنے پیارے کی
کہ اب دل چاہ غم میں صورت سیماب مضطر ہے

نسیم باغ رضوان کی ہوس ہے روز و شب مجھکو
ہوا گلزار امکان کی مجھے اب ہر سر ہے

میں اُنکے آستانہ سے نہ سرکاؤنگا سر ہرگز
مرے قالب میں جب تک روح ہے ذرا وحشت گر ہے

دکھائے ہیں زمین پر معجزے ہر اک پیمبر نے
یہ وہ حضرت ہیں جنکا معجزہ ظاہر فلک پر ہے

خدا نے رحمۃ للعالمین خود جسکو فرمایا
شفاعت ہم گنہگاروں کی ایسے کی زبان پر ہے

کہا جو حق نے حضرت سے کہا حضرت نے امت سے
زبان پاک گویا شربت قند مکرر ہے

اولوالعزمی رسائی ہے تری معراج سے ظاہر
ترے رتبہ کو پہونچا کونسا ایسا پیمبر ہے

تری رحمت پہ نازاں ہیں تری بخشش پہ ہیں بھولے
تری امت کو محشر کا نہ کچھ غم ہے نہ کچھ ڈر ہے

ترے ظل حمایت سے تعلق جنکو رہتا ہے
وہ یہ کہتے ہیں کیا محشر ہے کیا حور عین محشر ہے

مجھے جسطرح سے یہ دشمن ایمان ستاتے ہیں
کروں کیا عرض اے مولا علی سب تجھپہ اظہر ہے

دکھا دوں ان عیبوں کو ذرا زور ید اللہی
کہ چیرا کلمہ اژدر اکھاڑا باب خیبر ہے

الفصل

محمد ہے خدا کی رحمتین اس لطف عام کے شامل ہین
نبی پایا ہے کیا صلعم نے مغفرت کی امت نے

محمد ہے خدا کی رحمتین اور لطف اس امت کے شامل ہین
نبی پایا ہے کیا صلعم نے مغفرت کی امت نے

[illegible]

تیرا ہمسر خلق میں پیدا ہوا ہے اور نہ ہو	سب سے برتر تو ہی بعد اللہ کے واللہ ہے
عرش سے تا فرش ہے تیرے ہی دم کی روشنی	غیرت خورشید تو ہے تو ہی رشک ماہ ہے
سرو و شمشاد و صنوبر جھک کے لیتے ہیں قدم	واہ کیا معجز نما وہ قامت دلخواہ ہے
تیرے ہی گلگشت کو باغ جہاں پیدا ہوا	تیرا ہی دم باعث ایجاد خلق اللہ ہے
اک جہان قمری بنا ہے سرو بالا کا ترے	وہ ترا قد سہی نام خدا دلخواہ ہے
ابرو و رخسار حضرت دیکھ کر سمجھا ہوں صاف	یہ تو بسم اللہ ہے اور یہ کلام اللہ ہے
جس جگہ پیدا ہوا ہے وہ شہ جن و بشر	وہ زمین اب تک خدائی کی زیارتگاہ ہے
قد بالا کا ترے جب سے لکھا ہے میں نے وصف	سرو قد تعظیم دیتی مجھکو خلق اللہ ہے
ہر گھڑی میلا لگا رہتا ہے دان عشاق کا	کوچۂ محبوب عالم کیا تماشا گاہ ہے

لطف یہ شہرت ہوئی حاصل بدولت نعت کے
ہر کوئی کہتا ہے مداح رسول اللہ ہے

دیکھ لے گر جلوۂ روئے پیمبر چاندنی	خاک ہووے طور کے مانند جل کر چاندنی
شوق میں نظارۂ نور رخ پر نور کے	پھرتی ہے آوارہ میری طرح گھر گھر چاندنی
جلوہ فرما ہو اگر روئے صفا آگین ترا	خاک حسرت میں ملے یہ ہو مکدر چاندنی
دیکھ لیگی جلوہ تیرے رخ کا گر اے رشک ماہ	لیک سان لوٹے گی انگاروں پہ شب بھر چاندنی
شب کو تیری ہی قدمبوسی کو اے بدر الدجی	آسمان سے روز آتی ہے زمین پر چاندنی
ہے تصور کسکے حال عارض پر نور کا	مردمک پر ماہ صدقے ہے نظر پر چاندنی

[illegible]

دیوان مرا عنقا کی صفت ہووے عنقا | یان نام کی حاجت ہے نہ پروائے شان ہے

اے لطف مدینہ مین جو پہونچا تو کہون گا
قدمون کے تلے آج مرے باغ جنان ہے

باعث پیدائش خلق خدا پیدا ہوئے | پیشوا و مقتدا و رہنما پیدا ہوئے
نور سے اسلام کے عالم منور ہو گیا | واہ کیا بدر الدجی صل علی پیدا ہوئے
کفر باطل چھپ گیا اسلام حق ظاہر ہوا | جس گھڑی وہ مظہر ذات خدا پیدا ہوئے
حضرت آدم سے تا عیسے بہم مژدہ یہ ہے | لو مبارک ہو محمد مصطفے پیدا ہوئے
نور سے جنکے ظہور عالم امکان ہوا | اب وہ نور خالق ارض و سما پیدا ہوئے
سب پیمبر جس پیمبر کا کیا کرتے تھے وصف | اب وہ ممدوح رسل نام خدا پیدا ہوئے
نام اقدس ہے مزین جنکا بام عرش پر | وہ زمین پر رونق مر دوسرا پیدا ہوئے
حسن و رخ کا وصف جنکے ہوگا طہ و الضحے | آج وہ شمس الضحے بدر الدجی پیدا ہوئے
ہر پیمبر جس نبی کی ہے نبوت کا گواہ | اب وہ ختم المرسلین و انبیا پیدا ہوئے
عاصیون کو ہاتف غیبی یہ دیتا ہے نوید | خوش ہو خوش ہو شافع روز جزا پیدا ہوئے
دولت ایمان سے امت کو تونگر کر دیا | واہ وا کیا منبع جود و سخا پیدا ہوئے
ساکن ارض و سما شر سے بچے جس وقت سے | رحمۃ للعالمین خیر الورا پیدا ہوئے
چار سو صل علے کا غل نہ کیون عالم مین ہو | شافع محشر شہ ہر دو سرا پیدا ہوئے
فرش سے تا عرش ہے اسوجہ ہر جا روشنی | جانین تا انس و ملک شمس الضحے پیدا ہوئے

آج امت کے نہ کیوں ہوں شاد محتاج و غنی	مقصد شاہ و گدا صل علے پیدا ہوئے

لطف خاطر خواہ کریگا جنکی خلاق جہان
وہ حبیب کبریا صل علے پیدا ہوئے

آج وہ شمس الضحے شمس الضحے پیدا ہوئے	آج وہ بدر الدجے بدر الدجے پیدا ہوئے
کلمۂ لولاک جنکے حق میں خالق نے کہا	آج وہ صل علے صل علے پیدا ہوئے
آدم و حوا کو یہ مژدہ سناتے ہیں ملک	آج وہ خیر الوریٰ خیر الوریٰ پیدا ہوئے
جنکے باعث سے ہوئی تھی آپ کی توبہ قبول	آج وہ نام خدا نام خدا پیدا ہوئے
مرتبہ عالی خدا کے بعد اعلیٰ جنکا ہو	آج وہ اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ پیدا ہوئے
نور سے جنکے ہوئی ہو خلق مخلوق خدا	آج وہ نور خدا نور خدا پیدا ہوئے
وہ پیمبر جو کریں شق القمر اور رد شمس	آج وہ معجز نما معجز نما پیدا ہوئے
پائینگے گمراہ راہ راست سب جنکے سبب	آج وہ نور الہدیٰ نور الہدیٰ پیدا ہوئے
عقدۂ لاحل جہان کے ہونگے حل جنکے سبب	آج وہ مشکل کشا مشکل کشا پیدا ہوئے

رحمۃ للعالمین جنکو خدا فرمائے لطف
آج وہ بحر سخا بحر سخا پیدا ہوئے

سراپائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مری وہ فکر رسا ہو وہ ہوں طبیعت دار	ازل کے روز سے لکھتا ہوں نعت کے اشعار

وہ زلف جسنے کہ بوبخشی مشک جنت کو
وہ زلف جس سے معطر ہی خلد کا گلزار

اسی کی شان مین والیل کا ہوا ہی نزول
اسی کو دیتے ہین کفار سلام لاچار

بجز خدائی زمین و زمن خدائی سے
ہوا ہی وصف سر مو نہو لیگا زنہار

ہوتے ہین اسکے ہر اک مو سے اسقدر اعجاز
بشر تو کیا نہو جن و ملک سے جنکا شمار

رقم یہ معجزہ ہی معتبر کتابون مین
تھے جس جناب کے خالد ولید جو اک یار

ہوگا انھین اس سرور دو عالم نے
عطا کیے تھے عنایت سے موے سر اوچار

نمان نہین ہی عیان ہی یہ سب خدائی پر
ہر ایک فرد بشر کو ہی حرز جان درکار

کلاہ سر مین دو اس جان نثار سرور نے
بنا کے حرزہ رکھے تھے موے عنبر بار

وہ جس لڑائی مین جاتے تھے سر پہ رکھکے اسے
یہ ہوتا موے مبارک کا معجزہ اظہار

ادھر وہ لشکر اسلام فتحیاب ہوا
اُدھر کو ہوگیا کافور لشکر کفار

اب انکی چشم مبارک کا دل سے وصف سنو
ازل سے جنکی خدائی ہی طالب دیدار

ازل کے روز سے منظور وہ انھین ہین
انھین کی دید کا ہی اشتیاق سیل و نہار

شکار دل کو کیا ہی مرے اُن آنکھون نے
ہر اک غزال حرم بن رہا ہی جنکا شکار

یہ وصف دیدہ و دانستہ ہی اُن آنکھون کا
بھرا ہی نشہ عشق خدا کا ایسا خمار

جو ہوشیار کو دیکھا بنایا مست الست
جو دیکھا مست ہی کمظرف کر دیا ہشیار

نگاہ لطف و عنایت ہوئی جو مشرک پر
تو صاف اُسکو کیا کفر و شرک سے بیزار

نگاہ قہر سے دیکھا جو کافرون کی طرف
خود اپنے آپ گلے کاٹنے لگے کفار

یہ عہد کر چکے جب مشرکان بد اطوار
یہ عہد کر چکے جب کافران بد کردار

ہوئی جناب کی انگشت کو جو یاں جنبش
فلک پہ ہو گیا دو ٹکڑے چاند بھی اک بار

خمسہ

وہ روضہ اپنا رشک روضۂ رضوان دکھا مجکو
دکھا دے زندگی میں قصر جنت کی فضا مجکو
حضوری چاہتا ہوں اور نہیں خواہش ذرا مجکو
تری دوری ستاتی ہے حبیب کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہوں مدینہ میں بلا مجکو

اگرچہ اہل دنیا جانتے ہیں باؤلا مجکو
ذلیل و خوار سب کہتے ہیں منہ پر بلا مجکو
مگر تسپر بھی یہ ہے آرزو صبح و مسا مجکو
نہ بھولے عیش جنت میں بھی اس غم کا نوا مجکو
عنایت کر فزون عشق محمد یا خدا مجکو

پھنسا ہوں دام غم میں گو بشکل ماہی مضطر
رہا کرتا ہے گو گرداب سا دن رات یاں چکر
مگر اس بات کو اے آشنا دیجیو باور
پہونچ جاؤں گا اک دن کعبۂ مقصود تک یہ کر
غم احمد میں روتا ہے جو یہ صبح و مسا مجکو

ضعیف و ناتوان ہوں مضمحل کاہل ہوں مضطر
نہ زر مٹھی میں ہے نہ زور ہے نہ یار نہ یاور
غرض معذور ہوں مجبور ہوں احسان کر مجھ پر
تو ہی اس وقت میں مجھ ناتوان کی دستگیری کر
نسیم صبح دکھلا دے دیار مصطفا مجکو

کوئی غلمان سے کہدو لائے سامان طرب آگے
ہیں جتنی نعمتیں جنت کی لا کر رکھدے سب آگے

حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ای شرارہ انگیزی ابن حسن سبزہ کار، تباہ
خیمت اندر دہم چوکہ تولی البیت بیناہ

وہ شب ساختہ ہم ناشہ اعمال سیاہ
وگر بزم بہ پناہ تو بیہ نالہ آہ

حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہ احمد شب غم نے اٹھایا بستر
مژدہ اے دل کہ ہوا نور خدا پیش نظر

مرحبا طالع ... مبارک ہو ...
بارک اللہ طبیعت کا ہے رنگ دیکھ

گر نہو پاس ادب تو تجھے جو دعوی ہے
سجدہ کرتے ہیں ملایک مرا دور تباہ ہے

آج کس دھوم سے خدام سخن آتے ہیں
تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبراتے ہیں

مسند بن فکر کی محفل میں چھپا جاتے ہیں
گاو تکیہ کرہ ارض کا اٹھواتے ہیں

یہ بڑھا کوکبہ شاہ زمن اقدس کا
تنگ ٹھہرا جسے خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے
حل کیے غنچہ خورشید سے نکتے کتنے

عالم نور میں چھوڑ آئے ہیں شوشے کتنے
عقد پروین سے لکھے ہیں معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہے آج
دست پر نور عطارد میں قلمدان ہے آج

رنگ شنجرف کا بھی اب کوئی سامان کیجے
لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجے
نغمہ کو سالک آب از پئے مرجان کیجے
لعل کے واسطے تسخیر بدخشان کیجے

وقت ہے برہمی انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہے مرا شبخون کا

اور کاغذ کا تو ہمنے عجب انداز کیا
پردۂ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا
کھینچی تصویر اُسے جلوہ گہ ناز کیا
چوم لون ہاتھ مین اپنے عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھنچا نقشا ہے
خاک انگارہ کف دست ید بیضا ہے

کیون نہ سو جان سے ہو گلزار بہار معنی
محو رنگینی تصویر سراپاے نبی
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل مین جو کھنچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
اور تصویر یہ بول اٹھی کہ اللہ رے مین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرواز جہان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صل علے کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہین

کیسی تصویر جسے کھینچے نقاش ازل
خود لگا کہنے کہ ہر وصف مین ہے تو افضل

دیکھیے دونون الف اُسکے تو کھلا یہ نکتا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر ایمان حدوث و قدم اول کو حبور
دوسرا وادی ایمن مین ہی شمع سرطور

سر اقدس ہی حباب لب دریاے قدم
میم احمد کا ہر و دامان احد سے منضم

درۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرہ نم
یون حدوث اور قدم آگے ہوے ہین بہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ئیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

لیے امت کے گنہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہین کب روز شمار آئے نظر

بخشش حق ہوئی ہمپر متوجہ کیونکر
زلف مشکین کو دکھا کر جو کہین پیغمبر

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سماہا دیکھو

سایہ ہی فرق ہمایون پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر و بال افسر شہپر پہ نہین کھلے ہی ہما
نہین سرکار پہ سلطان حبش کی حاشا

کشور کاکل پر پیچ و خم و سر دہی
نہ ختن ہی نہ ختا ہی نہ یہ عنبر سر ہی

خوشنویس ازلی کا ہی وہ پر زور قلم
کہ ہر اک حرف ہی اُسکا سند مستحکم

اہل ایمان کے لیے وصف سر شاہ امم
خط گلزار مین ہی سرخط گلزار ارم

۵۰

لفظ و معنی مین عجب ابروان کے طاق ہوے
لت طاق چھپایا تو عدو طاق ہوے

رگ جو کانٹا سے تو شاہین ترازو ابرو
مردمک سنگ ہے اور پلہ ہے چشم دلجو
آنکھ پڑ جاے اگر جانب امت سر مو
صاف رکھی رہے میزان قیامت یکسو

آپ پلے پہ ہمارے ہون تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہین ہمنے اسے تولا ہے

رگ ہے کانٹا تو خلش سے نہین دشمن کو پناہ
ابرو شاہین ہے تو پھر صید ہے ماہی تا ماہ
مردم چشم ترازو جو کرے تیر نگاہ
قدر انداز سخن بولین کہ ماشاء اللہ

چشم بیمار کے ہون کیون نہ اطبا طالب
نظر بات سے بے بہرہ ہے میزان الطب

طرفہ مضمون ہے مجھے پیش نظر ہو آگاہ
منظر چشم نبی پر بھی ذرا کیجے نگاہ
ایسی نرگس کہین دیکھی ہے نہ بادام سیاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ

لاکھ گر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمگین مارے سخن گو نظر فیہ کہے

اک نیا نسخہ نکالون دل پر جوہر سے
صفحہ پر سیم کے لکھین جسے آب زر سے
پلکین اکسیر کی بوٹی ہین سنا اکثر سے
بوتہ چشم یہ ہے آنچ رخ انور سے

صدقے اے دولت بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھون کے نہین ڈھیلے یہ ہین سونے کے

روبرو جلوہ خورشید کے سایا کیا ہی
سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی
غافلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتا کیا ہی
امی ہونے مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نرہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نرہی

لب شیرین ہی کہ اعجاز نہین جاے سخن
کیا لکھون وصف قلم ہی ید بیضاے سخن
سوزن خامہ ہی ہر چند مسیحاے سخن
ٹکڑے ٹکڑے ہی مگر خلعت زیباے سخن

کار دی کیسے جو شفتالو سے وہ راضی ہی
اور قطعاً جو وہ حلوا ہی تو مقراضی ہی

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسی سے
دی نہ دم دیتے رہے گرچہ مسیحا بھی مجھے
آب حیوان نہ کہا خضر نے گو چھینتے کیے
اب فقط رہ گئے خورشید کے جھوٹے شوشے

کہون یاقوت تو وہ باتین یہان پائین نہین
لعل سمجھون اُسے آنکھین مری پتھرائین نہین

مرحبا امت مرحوم رسول عربی
دل تمھارا بھی ہی پژمردہ زہے بوالعجبی
نوش دارو ہی تمھین بہر مسرت طلبی
فیض یاقوتی لعل لب جان بخش نبی

اور جو ریش مبارک پہ وضو کا نم ہی
قوت دل کے لیے شربت ابریشم ہی

فکر وصف در دندان مین کٹا سارا دن
رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن

[illegible]

[illegible]	[illegible]

شعرا نے [illegible] کتاب سمجھا
[illegible] سمجھا

[illegible] نبوت کا [illegible]	[illegible] شکست [illegible]
[illegible] خدا کا [illegible]	[illegible] خط شفیعا [illegible]

[illegible] ہمکو
ہر شفاعت کی [illegible] خط شفیعا ہمکو

[illegible] قرآن کا [illegible]	[illegible] اپنے [illegible] مصنف نے لکھا
[illegible] مضمون [illegible]	اس لیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

[illegible] ایمان کا
ہے نیا حاشیہ یہ منہیہ ہے قرآن کا

[illegible] الف [illegible] چشم زیبا	لام گیسو سے [illegible] فرق [illegible]
[illegible] لکھا	[illegible] اصل [illegible] خلقت دین و دنیا

[illegible] تو یک جا یہ مضامین [illegible]
دیکھیں تضمین بہت اک نئی تضمین [illegible]

[illegible] گیسوے حبیب [illegible]	اور محراب حرم کا ہے اس ابرو پہ گمان
[illegible] دامان	مردم چشم سے بیٹھا ہوا اک [illegible]

[illegible]

اور پریون مین اگر کفر کی طغیانی ہو
شیشۂ دل پہ یہی مہر سلیمانی ہو

دست رنگین کی صفت یار خدایا کیا ہی
نغمہ و ناطقہ اس باغ مین چپ رہتا ہی

شانین نگلین جو کہون شاخ گل رہتا ہی
بلبل طبع ہزارہ کا یہان غنچا ہی

ہاتھ باندھے ہوے جبریل کھڑے رہتے ہین
دست گلچین کو یہان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچا ہی مصور نے یہان رنگ ہی شق
پر مرے خامہ نے جب صفحہ کو بخشی رونق

قلم انگشت ششم ہی کف افسوس ورق
سینۂ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اک حد ہو کر
میرے ہاتھون پہ تصدق ہوئی گجرا ہو کر

ہاتھ سے آپ کے جاری ہے حکام قضا
ہاتھون ہاتھ اسنے ادا کر دیے سامان قضا

دست تقدیر سے وہ دست گریبان ہی رہا
دوستو ہاتھ تمھارے ہی اب انصاف اسکا

ید بیضا کو اگر داغ حسد ہی تو رہے
کیون ید اللہ اسے قوت بازو نہ کہے

ید بیضا نے سنے ہاتھ کے چرچے اکثر
لاجرم خامۂ قدرت نے بھرا رنگ دگر

آبلہ جل کے ہوا چھائی سفیدی یکسر
شعلۂ طور کو فی الجملہ چمکتا پا کر

خوب زردی و سفیدی کا تماشا دیکھا
بیضۂ پنجۂ پشت ید بیضا دیکھا

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہی بال جبریل
اور ہی فکر رسا سیر دو عالم کی کفیل

نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
ہی بجا صعد و لفظ عدم ہی جو عدیل

قاف تک ہمنے بہت کان کمر ڈھونڈھا ہی
کمرین دیکھی ہین پر ایسی کمر عنقا ہی

اس جگہ پر غلط اور ونکی کمر کا ہی خیال
یہ مین سرمایۂ اقبال تو وہ ہین اک بال

خود شجاعت نہین جب سامنے اسکے کچھ مال
پھر شجاعون کی کمر سے اسے کیجیے مثال

سن کے اوصاف شجاعان جہان گھبرائین
چھپتے میدان مین جو آئین تو ہرن ہو جائین

لا خط نسخ مین لکھون تو کہون اک نقطہ
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صل علے

واہ کیسا کمرون پر یہ خط نسخ کھنچا
کمر یار کو معدوم ہین سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے مستثنا ہی
یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سے بجا الا ہی

سر عالم ہی فدا ے قدم پاک نبی
وصف مین جسکے سخندان کا لگا گھٹنے جی

ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی نئی
نہین چلتا ہی لگی پاے قلم مین مہندی

سر بہ زانو نہ یہان کیونکہ سخنگو بیٹھین
انبیا جسکے مقابل مین دو زانو بیٹھین

کعبۂ دین ہین یہ قبلۂ ایمان دونون
انکے پابند اطاعت ہین دل و جان دونون

دیوان ولی - دیوان قدیم زبان ریختہ مولفہ
سعد گولی زبان ریختہ شاہ ولی اللہ گجراتی کا کلام ہی
اول زبان ریختہ میں اسی شاعر عالی نے شعر کہا ہے
بڑی تلاش سے دستیاب ہوا۔

چمنستان جوش - دیوان نواب امجد حسن خان
جوش از فرزندان نواب حافظ رحمت خان۔

مجمع الاشعار - غزلہائے اردو و فارسی اساتذہ۔

چمن بے نظیر - اشعار اردو و فارسی اساتذہ
فراہم کردۂ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین۔

گلدستۂ امانت - حسین چیدہ و چیدہ غزلیات
اساتذہ کی ہیں۔

گلدستۂ نعت - اشعار فارسی و اردو مولفہ
محمد جمیل الدین احمد۔

گلدستۂ خنداں - کلام موزون منشی منور علی
تخلص خنداں۔

شمس فیض - قصائد ولیعہد بہادر والی سورٹھ
و قصائد غیرہ نظم از منشی غلام محمد خان تخلص خبیر۔

گلشن فیض - قصائد مدیحہ شیخ بہاء الدین۔

خزینۂ سرور - تعنیت نامۂ خدائی نواب
بہادر خان ولیعہد ریاست سورٹھ۔

کلیات اردو

کلیات انشاء اللہ خان - یہ نتیجہ طبع شاعر
نامی تاریخ میر انشاء اللہ خان انشا تخلص کا ہی
عہد نواب سعادت علی خان ہیں بڑے مقرب حاضر جواب تھے۔

کلیات ناسخ - عمدہ کلیات بہین نادر نادر
رسائل شامل ہیں۔
۱۔ شاہد عشرت۔ ۲۔ سخن شعرا۔ ۳۔ شہاب ناسخ
۴۔ مرغوب دل۔ ۵۔ دفتر بے مثال۔ ۶۔ گنج تواریخ
۷۔ چشمۂ فیض۔ ۸۔ قند پارسی۔ ۹۔ زبان ریختہ
۱۰۔ خلاصہ منتخب از جلوہ گری طبع وقاد جناب مولوی
عبد الغفور خان بہادر۔ اور اس کلیات ناسخ
کی اکثر کتابیں منفرق بھی فروخت ہوتی ہیں جسکی
تفصیل شاہد عشرت خلاصہ سخن شعرا شہاب ناسخ۔
مرغوب دل۔ دفتر بے مثال گنج تواریخ۔ زبان ریختہ و غیرہ

کلیات سودا - قصائد و مثنویات رد و اولین
و رباعیات از کلام تاج الشعرا مرزا رفیع السودا
مستند الکلام۔

کلیات نظیر - اکبر آبادی۔

کلیات صنعت - کلام شاعر مستند بیان
کریم الدین صنعت۔

کلیات ناسخ - دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر
نتیجہ بلندی فکر شیخ امام بخش ناسخ شاعر مستند لکھنوی

کلیات آتش - خواجہ حیدر نامی خواجہ حیدر علی
آتش لکھنوی معاصر ناسخ۔

کلیات نظام - کلام منظوم خوش فکر نواب
محمد مردان علی خان بہادر۔

کلیات تسلیم - جسکا نام تاریخی نظم از بندہی
نتیجہ خوش فکری سرمان آور بلند خیال منشی امیر شاگرد تسلیم
شاگرد حضرت نسیم دہلوی۔

کلیات وہبی مصنفہ منشی بیرا پیارے منجر اردو جہاں

کلیات میر تقی - اُستاد مستند مسلم الثبوت کا کلام بعد نظر ثانی مکرر چھپا۔

کلیات ظفر - کلام الملک ملک الکلام چار جلد ہین

۱- جلد اول و دوم یکجائی -

۲- جلد سوم و چہارم یکجائی -

کلیات مومن خان - جدید الطبع -

بہارستان سخن - اسمین تین اُستادون کا کلام ہے ہمطرح و ہمقافیہ غزلین -

۱- شیخ امام بخش ناسخ ۲- خواجہ حیدر علی آتش -

۳- مہدی حسین خان آباد - بڑے معرکہ کا مجموعہ ہے ہر ایک اُستاد نے زور طبع دکھایا ہی ہمدیگر ترجیح بلا مرجح کہنا پیارے

مثنویات اُردو و واسوخت

مثنوی زینت انجمن - در مدح نواب غوث محمد خان والی جاوڑہ -

مثنوی سعدین تصنیف مولوی انوار حسین تسلیم -

مثنوی فرہنگ عشق مصنفہ منشی طوطا رام شایان

مثنوی دریاے حسن - " "

مثنوی جوہر عشق - مصنفہ منشی نصیر الدین نصیر -

مثنوی معدن الفیض - در محامد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

مثنوی حیرت افزا - مع غزلیات چرکین مولفہ محمد قاسم لکھنوی -

مثنوی دلاویز - تصنیف رشید الدین احمد خان لکھنوی

مثنوی دریاے تعشق - تصنیف جمجاہ حضرت واجد علی شاہ -

مثنوی بلبھ چرتر - تعریف مکان اجودھیا پوری بنا کردہ مہاراجہ رام کشن سنگھ بہادر راجہ ٹیکاری مصنفہ منشی جواہر لال -

مثنوی مرآت المسرفین - تقریبات تین اسراف بیجا کے بارہ مین نصائح تصنیف حکیم عنایت حسین دہلوی

مسدس کریما - از حضرت نظیر اکبر آبادی -

ایضاً - مسدس اوج در مدح جناب امیر علی علیہ السلام مولفہ مرزا محمد جعفر اوج -

بارہ ماسہ - مسمے بہ بردہ پاریس مصنفہ کنہیا لال -

ایضاً - معروف بہ بارہ ماسہ رنج تصنیف شیخ عباد اللہ -

ایضاً مجموعہ بارہ ماسہ وہاب - و بینی ماہو - و خیر شاہ و مقصود

ایضاً - معروف بہ بارہ ماسہ سندر کلی -

کلید سخن - یونیورسٹی انٹرنس کورس یعنی شرح حسین الفاظ و محاورات اور تشبیہات کا بیان ہی مولفہ سید محمد حسین مدرس -

مجموعہ واسوختہا - از شاعران خوش فکر دو جلد ہین کہ جسکے آغاز ہر واسوخت مین نام شاعر و تخلص اور نام اُنکے اُستاد کا مع مختصر حالات اُنکے لکھا ہی گویا ہر ورق آغاز ہر واسوخت کا تذکرہ موجز اُس شاعر کا ہے پس درحقیقت واسوختون کو تذکرہ شعرا بھی سمجھنا چاہیے بڑے مشقت سے یہ مجموعہ فراہم ہو کر طبع ہوا ہی اور آسانی خریدارون کے واسطے ہر واسوخت بھی علیحدہ علیحدہ رکھا ہی -